بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۴۴

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ / منگل ۱۲ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ ۲۰ تبوک ۱۳۶۲ ہش ۲۰ ستمبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع (منگل ۲۰ ستمبر ۱۹۸۳ء)

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی
- چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سنگاپور کا تبلیغی اور تربیتی دورہ مکمل فرمانے کے بعد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا فجی میں ورودِ مسعود

نادی کے فضائی مستقر پر سینکڑوں احباب کی طرف سے اپنے آقا کا پُرتپاک استقبال

شہر کے میئر موصوف نے فضائی مستقر پہنچ کر حضور کو اہل شہر کی طرف سے خوش آمدید کہا

احباب جماعتہائے احمدیہ کے نام حضور کی طرف سے "السلام علیکم" اور "عید مبارک" کا تحفہ

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے ان دنوں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشرق کا تبلیغی و تربیتی دورہ فرما رہے ہیں۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید جو اس تاریخ ساز دورہ میں حضور کے ہمراہ ہیں کی طرف سے بذریعہ کیبل گرافر جو تازہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں انکی رو سے حضور ایدہ اللہ مع اہلِ قافلہ ۸ ستمبر سے ۱۵ ستمبر تک سنگاپور کا تبلیغی اور تربیتی دورہ کامیابی اور خیر و خوبی سے مکمل فرمانے کے بعد ۱۶ ستمبر کو بذریعہ ہوائی جہاز بخیر و عافیت فجی پہنچ گئے ہیں

فجی کے شہر نادی کے فضائی مستقر پر جماعتہائے احمدیہ فجی کے سینکڑوں احباب نے حضور ایدہ اللہ کا پرتپاک خیر مقدم کرنے کی غیر معمولی سعادت حاصل کی۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اہم حضرات اور خود نادی شہر کے میئر موصوف بھی حضور کے استقبال کیلئے فضائی مستقر پر تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے حضور کی فجی میں تشریف آوری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اہل شہر کی طرف سے حضور کو بہت پُرتپاک طریق پر خوش آمدید کہا۔ حضور نے بعد ازاں ائیر پورٹ پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرما کر اخبار نویسوں کے سوالات کے جواب دیئے

فجی میں حضور کی دینی اور جماعتی مصروفیات میں ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۰۳ ہجری (۱۸ ستمبر ۸۳ء) کو عید الاضحیٰ کی نماز پڑھانا بھی شامل تھا۔ حضور نے فجی سے جماعتہائے احمدیہ کے احباب کو "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" اور "عید مبارک" کا دعائیہ تحفہ ارسال فرمایا ہے

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کی طرف سے اس ضمن میں سنگاپور اور فجی کے شہر سووا سے امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے نام جو تازہ اطلاعات بذریعہ تار موصول ہوئی ہیں۔ ان کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

(۱) سنگاپور ۱۵ ستمبر ۱۹۸۳ء

"حضور ۱۵ ستمبر کو سنگاپور سے فجی کے شہر نادی روانہ ہو رہے ہیں۔ حضور انشاء اللہ تعالیٰ وہاں ۱۶ ستمبر کو پہنچیں گے"

(۲) سووا (جزائر فجی) ۱۶ ستمبر ۸۳ء

"حضور ایدہ اللہ مع اہلِ قافلہ ۱۵ ستمبر کو بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر ۱۶ ستمبر کو بخیریت فجی کے شہر نادی میں ورود فرما ہوئے۔ نادی کے فضائی مستقر پر فجی کے سینکڑوں احمدی احباب اور زندگی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے اہم اور سربرآوردہ احباب نے حضور کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ ان میں نادی شہر کے میئر موصوف بھی شامل تھے۔ آپ نے بھی حضور کو اہل شہر کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ فضائی مستقر پر حضور نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ پھر احمدی حضور کی طرف سے ساری جماعت کو "السلام علیکم" اور "عید مبارک" بھیجا دیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس تاریخ ساز سفر میں حضور کا ہر طرح اور ہر رنگ میں حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ قدم قدم پر اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازے اور حضور کے موجودہ دورہ میں اسلامی فتوحات کی ایسی مستحکم بنیاد قائم فرمائے کہ اسلام پورے مشرق بعید میں غالب آتا چلا جائے اور یہ غلبہ اس شان سے اپنے کمال کو پہنچے کہ مشرق و مغرب کی جملہ اقوام دین واحد پر جمع ہو کر امتِ واحدہ کی شکل اختیار کر لیں آمین

مرکزِ سلسلہ ربوہ میں عید الاضحیہ روایتی دینی ذوق و شوق سے منائی گئی

مسجد اقصیٰ میں نمازِ عید محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی اور خطبہ دیا

ربوہ۔ ۲۰ تبوک ستمبر۔ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں عید الاضحیہ نہایت درجہ ذوق و شوق اور روحانی جذب و سرور سے منائی گئی۔ مسجد اقصیٰ میں نماز عید امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے ارشاد پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی اور اس کے بعد خطبہ دیا اور دعا کرائی۔

محترم حافظ صاحب نے نماز عید پڑھانے کے بعد اپنے خطبہ کے آغاز میں سورۃ حج کی آیات ۳۷-۳۸ کی تلاوت کی۔ اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے احباب کو "السلام علیکم" اور "عید مبارک" کا تحفہ پیش کیا یہ دعائیہ تحفہ حضور ایدہ اللہ نے پوری جماعت کے نام فجی سے بذریعہ تار ارسال فرمایا تھا۔ بعد ازاں امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے نام فجی سے آمدہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کا تار پڑھ کر سنایا جس میں حضور انور کے دورہ مشرق بعید کی تازہ تفاصیل درج تھیں۔

محترم حافظ صاحب نے خطبہ کے مضمون کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ انسان کے روحانی سفر کا ایک اہم موڑ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی ہے اور اس قربانی کی معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہے۔ عید الفطر اور عید الاضحیہ بھی انسان کے روحانی سفر کے دو اہم موڑوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عید الاضحیہ کو عید الفطر پر یہ فوقیت حاصل ہے کہ عید الفطر کا مقصد ماہ رمضان کے روزوں کے حوالے سے تقویٰ کا حصول ہے جبکہ عید الاضحیہ کا آغاز ہی تقویٰ سے ہوتا ہے اور اس کا مقصد قرب الٰہی کا حصول ہے عید الفطر جسمانی عبادات اور نفس کی قربانی پر مشتمل ہے جبکہ عید الاضحیہ جان کی قربانی پر۔ پھر عید الفطر ایک ذاتی مجاہدہ اور قربانی کے نتیجہ میں منائی جاتی ہے لیکن عید الاضحیہ ایک عظیم الشان قربانی

باقی صفحہ پر

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

میں اُس سفر کے متعلق جو میں چند روز تک اختیار کرنیوالا ہوں دُعا کی تحریک کرنا چاہتا ہوں

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے براعظم آسٹریلیا میں پہلی احمدیہ مسلم مسجد کی بنیاد رکھی جانیوالی ہے

اِس سفر کے دوران آسٹریلیا کے علاوہ سنگاپور، فجی اور سری لنکا میں بھی کچھ عرصہ کیلئے قیام ہوگا

بہت کثرت سے دعاؤں کی ضرورت ہے کیونکہ ہماری ساری طاقت اور ہر کام کی بناء دعا پر ہے

پس بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو بابرکت بنائے اور اس کے ذریعہ اسلام کی عظیم الشان فتوحات کی بنیادیں رکھی جائیں

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۱۹ ظہور ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۹ اگست ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ :- مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب۔ رکن صیغہ زود نویسی ربوہ

نوٹ :- یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل قرآنی آیات تلاوت کیں :-

"كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۝"

(سورۃ مریم آیت ۲ تا ۱۰)

اور پھر فرمایا :-

سائل اور مسئول کا آپس میں ایک تعلق ہوتا ہے اور اس تعلق کا اصول طے کرنا سائل کا کام نہیں بلکہ مسئول کا کام ہے Beggars are never choosers. مانگنے والوں کو تو کبھی بھی کوئی اختیار نہیں ہوا کرتا نہ تو انہیں اس امر کا اختیار ہوتا ہے کہ وہ کیا مانگیں، کیسے مانگیں اور کس ادا سے مانگیں۔ کیا مانگیں تو انہیں عطا ہوگا اور کیسے مانگیں تو عطا نہیں ہوگا۔ پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ جو وہ مانگیں انہیں لازماً دیا جائے ان امور کا فیصلہ تو مسئول کیا کرتا ہے۔

قرآن کریم نے جہاں یہ حکم دیا کہ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (سورۃ مومن آیت ۶۱) کہ مجھ سے مانگا کرو تو میں تمہیں ضرور عطا کیا کروں گا وہاں ساتھ اصول بھی بتا دیئے اور یہ بھی فرما دیا کہ میں کس قسم کی باتیں پسند کرتا ہوں اور مجھے کون کون سی ادائیں اچھی لگتی ہیں اور میں نے گزشتہ مانگنے والے لوگوں کی اداؤں پہ کس طرح پیار کی نظر ڈالی تھی۔ پس اگر تم بھی وہ راستے اختیار کرو تو تمہیں بھی عطا کیا جائے گا کیونکہ میں تو وہی خدا ہوں جس نے گزشتہ لوگوں کو بھی انعامات سے نوازا۔

قرآن کریم کا یہ بہت عظیم الشان احسان ہے

کہ اس نے ہمارے لئے سابقہ انبیاء اور بعض غیر انبیاء کی تمام وہ دعائیں محفوظ کر دیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند آئیں۔ ان کا ذکر قرآن کریم نے اس طرح فرمایا کہ جیسے بہت مدت سے ایک بڑی ہی پیاری چیز اپنے کسی عزیز کے لئے سنبھال رکھی ہو۔ جب بھی کسی دعا کرنے والے نے کسی خاص ادا سے دعا کی تو خدا تعالیٰ نے اسے مقصود کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن سے سب سے زیادہ پیار کا اظہار ہونا تھا کے لئے سمیٹ کر رکھ لیا جیسے بعض مائیں اپنے بچوں سے پیار کرتی ہیں تو انہیں کوئی چھوٹی یا بڑی چیز ملے تو وہ اسے اپنے بچوں کے لئے سنبھال کر رکھ لیا کرتی ہیں۔

ہماری بڑی خالہ جان کو اپنے پوتوں یعنی سید عبداللہ شاہ صاحب کے بچوں سے بہت پیار تھا۔ جب یہ بچے پیدا ہوئے تو آپ بہت بڑی عمر کی تھیں اگرچہ وہ ضرورت مند تو نہ تھیں لیکن ناممکن تھا کہ وہ کوئی اچھی چیز دیکھیں اور اسے اپنے بچوں کے لئے سمیٹ کر نہ رکھ لیں۔ بچوں کو حامی شامی کہتے تھے۔ آپ جب بھی ہمارے گھر تشریف لاتیں یا کہیں کسی دعوت پر جاتیں تو بچے انہیں چھیڑا کرتے تھے کہ خالہ جان حامی شامی کے لئے ضرور کچھ لے کر جائیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس جس طرح انسانوں کے 'حامی شامی' ہوتے ہیں اسی طرح خدا کے حامی شامی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو بھی اپنے بعض بندوں سے اتنا پیار ہوتا ہے کہ وہ ہر اچھی چیز ان کے لئے اٹھا کر رکھ لیتا ہے۔ چنانچہ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (البینۃ آیت ۴) کا ایک یہ بھی مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہنے دی جو پہلے گزری ہو، باقی رکھنے کے لائق ہو اور وہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو عطا نہ فرما دی ہو۔ انہی میں انبیاءؑ کی دعائیں بھی شامل ہیں۔ مثلاً حضرت زکریاؑ نے ایک ایسی دعا کی جس پر اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پیار آیا اور جب خدا تعالیٰ نے اس واقعہ کی خبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تو اس دعا کے تمام مضبوط پوائنٹس (points) یعنی وہ پہلو جو اسے پسند آئے وہ بھی بیان فرمائے اور ان کی اندرونی کمزوریوں کا بھی نہایت لطیف رنگ میں ذکر فرما کر یہ مضمون ہر پہلو سے مکمل فرما دیا اور پھر آپ کے طفیل، وسیلہ اور آپ کی برکت سے وہ دعائیں اور نعمتیں ہم تک بھی پہنچیں۔

ان میں سے

ایک وہ دعا ہے جو حضرت زکریاؑ نے کی

اور جس کا ذکر میں نے ابھی آپ کے سامنے قرآن کریم سے تلاوت کر کے سنایا ہے۔ حضرت زکریاؑ کا مزاج اپنی لطافت کے لحاظ سے بہت ہی حیرت انگیز تھا اور انہیں مانگنے کی ادائیں بھی خوب آتی تھیں جب آپ ان کی دعا غور سے پڑھیں تو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ لازماً قبول ہوئی ہوگی، ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی اسے رد کر دے۔ اگر کوئی لطیف مزاج کا مالک اور محبت کرنے والا ہو اس طرح اس سے مانگا جائے تو وہ رد نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ اسی گہرائی سے مانگا جائے جس گہرائی کے ساتھ حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعا مانگی۔ گہرائی کا کیسے پتہ چلے، آپ بھی یہ دعا مانگیں اور سمجھیں کہ ہم بھی بڑی گہرائی سے دعا کر رہے ہیں۔ درحقیقت دعا کرنے والے پر ایک کیفیت طاری ہوتی ہے وہ کیفیت جتنی عمیق ہو اتنا ہی زیادہ اچھی ادائیں اسے عطا ہوتی ہیں۔

پس حضرت زکریاؑ کے مزاج میں یہ باتیں پہلی ہی دفعہ آجانا یہ بتاتا ہے کہ آپؑ کے جذبات میں بہت ہی گہرائی تھی ورنہ سطحی جذبات والا دعا کر رہا ہو تو اس کے تصور میں بھی یہ باتیں نہیں آسکتیں جو اس وقت حضرت زکریاؑ کے تصور میں آئیں۔ آپؑ کہتے ہیں۔ "رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي" اے اللہ میری تو ہڈیاں بھی کمزور ہو گئی ہیں یعنی ایسا بوڑھا ہو چکا ہوں کہ ہڈیوں کا گودا گھل گیا ہے اور ان میں کوئی طاقت ہی نہیں رہی۔ وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا اور بال سفیدی سے بھڑک اٹھے ہیں۔ اتنا بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہوں۔ یہ میری عاجزی اور بڑھاپے کی کیفیت ہے لیکن باوجود اس کے میرا حوصلہ اور توکل یہ ہے کہ

وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا۔

میں تجھ سے مراد پانے سے مایوس نہیں ہوا اور میں اپنے آپ کو ایسا بدنصیب نہیں سمجھتا کہ تجھ سے مانگوں اور تو نہ دے۔ الغرض ہر ناممکن امر سے بات شروع کرتے ہیں اور پھر (مضمون بعد میں کھلے گا) مانگ وہ رہے ہیں جو ان باتوں کے بعد بظاہر مل ہی نہیں سکتا۔ پھر اس مضمون کو ظاہر کر دیتے ہیں کہ

میں کیا مانگنا چاہتا ہوں

کہتے ہیں إِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَرَائِي کہ میں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ گیا ہوں اور کمزوری بہت بڑھ گئی ہے اور مجھے ڈر یہ ہے کہ میرے بعد میرے شریک معاملات بگاڑ دیں گے اور جس نظام کے تحت میں نے اپنی قوم کی پرورش اور اس کی تربیت کی ہے اسے وہ تہس نہس کر دیں گے کیونکہ انہیں قوم سے وہ محبت ہی نہیں جو مجھے ہے اور انہیں تیرے دین کا ایسا خیال نہیں جیسا مجھے ہے۔ ان حالات میں مجھے بہت پریشانی ہے کہ اس پیغام کا جو میں نے اپنی قوم کو دیا تھا کیا بنے گا اور اس تربیت کا کیا ہوگا جو میں نے اپنی قوم کی کی تھی۔

بعد ازاں انہیں یہ خیال آتا ہے کہ صرف میری ہی کمزوری تو نہیں میرے فریق ثانی کی بھی تو کمزوری ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں (امْرَأَتِي عَاقِرًا کہ میں بڈھا کھوسٹ یعنی میں حد سے بڑھا ہوا بوڑھا ہوں اور میری بیوی بھی بانجھ ہے یعنی اولاد ہونے کا کوئی دور کا بھی امکان نظر نہیں آتا پھر بھی میں عرض کرتا ہوں کہ فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا کہ مجھے بیٹا عطا فرما، يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وہ میرا بھی اور آل یعقوب کا بھی روحانی ورثہ پائے۔ ایسی اولاد نہ ہو جو بعض اوقات ورثہ پا کر ضائع کر دیتی ہے رَضِيًّا ہو اے اللہ اسے ایسا بنانا کہ وہ ہمیشہ تجھ سے راضی اور تو اس سے راضی رہے

خدا تعالیٰ نے جب یہ دعا سنی تو حضرت زکریاؑ کو براہ راست خطاب فرمایا اور لفظوں کا کوئی فاصلہ درمیان میں نہیں ڈالا کہ اے محمدؐ ہم نے جب یہ دعا سنی تو پھر ہمارا دل پسیجا اور ہم نے اس کی دعا قبول فرمالی بلکہ معاً خدا تعالیٰ (جیسے نظام کو Take over کر لیا) فرماتا ہے۔

يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ

اے زکریا اس دعا کے بعد اسے رد کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں رہتا، إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ ہم تجھے ایک غلام کی خوشخبری دیتے ہیں یعنی ایک ایسے بیٹے کی جو عمر پانے والا ہوگا، اسْمُهُ يَحْيَىٰ اس کا نام بھی یحییٰ رکھتے ہیں، لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا جیسی تیری دعا بڑی انوکھی اور منفرد تھی ویسے ہی تیرا بیٹا بھی منفرد اور انوکھا نام پانے والا ہے، ہم نے اس سے پہلے کبھی کسی کو یہ نام نہیں دیا۔

اس کے بعد خدا تعالیٰ حضرت زکریاؑ کی اندرونی کمزوری کا نہایت ہی لطیف رنگ میں ذکر فرماتا ہے کہ انسان کیسے ہی اخلاص سے دعائیں کرے پھر بھی اس میں کمزوری کا کوئی نہ کوئی پہلو باقی رہ جاتا ہے۔ ابھی حضرت زکریاؑ یہ کہہ رہے تھے کہ اے خدا!

میرا یقین اور توکل

دیکھ کہ ان سب باتوں کے باوجود میں مانگ رہا ہوں۔ اور جب ہم نے عطا کر دیا تو کہنے لگے یہ کیسے ہوگا! اگر اتنا ہی یقین تھا تو پھر یہ سوال کیسے کر دیا حضرت زکریاؑ نے فوراً کہا

رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ

اے اللہ میرے ہاں کیسے بیٹا ہو سکتا ہے وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا میری بیوی بانجھ وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں۔ یہ دونوں ایک ہی شخص کی باتیں ہیں پہلی یہ کہ اگرچہ میرا یہ حال ہو گیا ہے لیکن سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ میں مایوس ہو جاؤں، مجھے تیری ذات پر پورا توکل یقین اور عزم ہے کہ تو ضرور عطاء فرمائے گا اور جب مراد مل گئی تو گھبرا گئے۔ اور پھر اچانک وہ توہمات اور اندرونی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکوک و شبہات جو انسان کو ہمیشہ مبتلا رکھتے ہیں جاگ اٹھے کہ اے خدا! کیا واقعی اتنا بڑا کام ہو ہی جانا تھا مانگ تو میں رہا تھا اب مل گیا ہے تو یقین نہیں آرہا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ ہاں! تیرے ربّ نے یہی تو کہا ہے کیا تو سُن نہیں رہا یہ تو اسی طرح ہوگا۔ ابھی تو کہہ رہا تھا کہ تیرے لیے سب کچھ آسان ہے هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ہاں واقعی مجھ پر یہ آسان ہے اور مزید ثبوت یہ ہے کہ قَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا کہ میں نے تجھے اس حال میں پیدا کیا کہ تو کچھ تھا ہی نہیں۔ وہ مشکل کام تھا یا بیگویا دلیل بھی ایسی دی جو انسانی دل اور عقل کو اس کی گہرائی تک مطمئن کرتی چلی جائے۔

پس یہ ایک ایسی دعا ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں محفوظ فرمائی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے مطلع فرمایا تو وہاں یہ نہیں فرمایا کہ "وَاذْكُرْ رَحْمَتَ رَبِّ زَكَرِيَّا" بلکہ یہ فرمایا کہ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا اے محمدؐ پہلے وہ تیرا ربّ ہے جس نے حضرت زکریاؑ کو عطا فرمایا تھا وہ رب جو انہیں یہ سب کچھ دے سکتا ہے وہ سب سے زیادہ تجھ سے پیار کرنے والا ہے اس لیے تو یا تیری اُمّت جب اس طرح دعائیں مانگیں گے تو کیسے ممکن ہے کہ وہ خدا تمہیں عطا نہ کرے۔

پس یہ آیات

دعا کا عظیم الشان مضمون

بیان کر رہی ہیں، اور امّت محمدیہ کو کتنا بڑا حوصلہ عطا کرتی ہیں۔

اس قسم کی اور بھی بعض آیات میں نے منتخب کی ہیں کہ وقتاً فوقتاً آپ کے سامنے رکھتا رہوں تاکہ آپ کو اللہ تعالیٰ کا پیار بھرا مزاج سمجھ آئے۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ سائل اور مسئول میں ایک تعلق ہوتا ہے۔ وہ تعلق کیسا ہونا چاہیئے اسے مسئول طے کرے گا نہ کہ سائل۔ اگر سائل بدتمیزی سے دعا کرتا ہے تو مسئول اسے ماننے کا ہرگز پابند نہیں ہے۔ مسئول کا ایک اپنا مزاج ہے، اس کی اپنی اندرونی سرشت ہے، اُسے تو وہی چابی لگے گی جو اس کے مزاج کے مطابق ہو، اسے کسی دوسرے تالے کی چابی تو نہیں لگ سکتی۔

پس اللہ تعالیٰ نے مختلف وقتوں کی دعائیں محفوظ کر کے مختلف حالات کے ساتھ انہیں منسلک کر دیا ہے یعنی یہ نہیں کہ ہمیشہ ایک ہی طریق رہے گا بلکہ قرآن کریم فرماتا ہے كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ (الرحمٰن: آیت ۲۷) تم یہ نہ سمجھنا کہ اب ایک دعا کا طریق آگیا تو تمہاری سب دعائیں قبول ہو جائیں گی وہ تو شان بدلتا رہتا ہے۔ دیکھو! اس دنیا میں موسم اور حالات بدلتے رہتے ہیں اس کے علاوہ تمہارے مزاج اور صبح و شام کے حالات بھی بدلتے رہتے ہیں اس لیے تمہیں اپنے ربّ قدیر سے متعلق پوری طرح واقفیت ہونی چاہیئے چنانچہ اس نے ہر موقعہ اور ہر حال کی دعا الگ الگ سکھائی ہوئی ہے۔

پس آج میں نے یہ دُعا اس لیے بتائی ہے کہ میں آپ کو

دعا کی ایک تحریک کرنا چاہتا ہوں

اور یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے بڑے پیار محبت یقین حوصلہ اور توکل کے ساتھ اس طرح دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ رحمت کے ساتھ آپ کی طرف مائل ہونے پر مجبور ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کو مجبور تو نہیں کیا جا سکتا لیکن بعض اوقات محبت اور پیار میں ایسا کہہ دیا جاتا ہے۔ تو میں نہایت عجز، محبت اور پیار سے کہتا ہوں کہ اس طرح دعائیں کریں کہ گویا اللہ تعالیٰ انہیں ماننے پر مجبور ہو جائے۔

مجبوری کا لفظ مختلف حالات میں مختلف معنی دیتا ہے مثلاً ایک شخص جو بے حد شفیق ہو اس کے متعلق جب ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ مجبور ہو گیا تو یہ مراد نہیں ہوتی کہ آپ نے اسے مجبور کیا بلکہ اس کی اندرونی شفقت ہی اس کیفیت کی ہے کہ اس نے اُسے مجبور کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (اعراف: آیت ۱۵۷) تو اس سے صاف پتہ چلا کہ رحمت کا ایک ایسا رشتہ ہے جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی تمام صفات تک پہنچا جا سکتا ہے۔ غلبہ مانگنا ہو تب بھی آپ رحمت کے ذریعہ پہنچ سکتے ہیں، علم حاصل کرنا ہو تب بھی رحمت کے ذریعہ پہنچ سکتے ہیں، سفر میں برکت مانگنی ہو تب بھی رحمت کے ذریعہ پہنچ سکتے ہیں، تبلیغ میں برکت مانگنی ہو تب بھی رحمت کے ذریعہ پہنچ سکتے ہیں کیونکہ اس کی رحمت ہر دوسری صفت پر وسیع اور حاوی ہے۔

اب میں جس دعا کی تحریک کرنے لگا ہوں وہ اس سفر کے متعلق ہے جو میں چند روز تک اختیار کرنے والا ہوں۔ اس سفر کے لیے خصوصیت سے دعائیں کریں آپ کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ

برّاعظم آسٹریلیا میں سب سے پہلی احمدیہ مسلم مسجد

کی بنیاد رکھی جانے والی ہے۔ یہ برّاعظم آج تک باقاعدہ احمدیہ مشن سے خالی تھا۔ اس سے قبل اور کوئی برّاعظم ایسا نہیں تھا جہاں جماعت احمدیہ کے ایک یا ایک سے زیادہ مشن قائم نہ ہو چکے ہوں، صرف یہی باقی رہ گیا تھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال ہم یہ کہہ سکیں گے کہ جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دنیا کے تمام برّاعظموں میں مساجد اور مشن ہاؤس تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

آسٹریلیا برّاعظم بھی ہے اور ملک بھی، دونوں چیزیں یہاں اکٹھی ہو گئی ہیں لیکن میں برّاعظم کے نقطۂ نگاہ سے بات کر رہا ہوں ورنہ ملک تو بے شمار ایسے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور جماعت یہاں بھی پہلے سے قائم ہے صرف مسجد اور مشن ہاؤس کی کمی تھی جو اب انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہو جائے گی۔ یہ بہت ہی اہم ملک ہے کیونکہ مشرق اور مغرب کے درمیان یہ ایک قسم کا پُل بنا ہوا ہے مشرق میں ہوتے ہوئے بھی یہ ایک مغربی ملک ہے۔

یہاں کے لوگوں کا مزاج باقی مغربی قوموں کے مقابل پر زیادہ حوصلہ افزا ہے اور مذہبی ٹالرنس (TOLERANCE) ان میں بہت زیادہ ہے۔ یہ ایک ایسا ملک ہے جہاں آپ کو کسی بھی نوعیت کے مذہبی فساد نظر نہیں آئیں گے۔ کیونکہ ان سے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ وہ ایک لمبے تجربہ کی بناء پر اختلاف رائے کا وسیع حوصلہ رکھتے ہیں۔ اس نقطۂ نگاہ سے جماعت احمدیہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا موقع ہے۔

اس کے علاوہ فجی آئی لینڈ جسے زمین کا کنارہ کہا جاتا ہے وہاں بھی انشاء اللہ تعالیٰ جانے کا پروگرام ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جہاں سے ڈیٹ لائن (DATE LINE) گزرتی ہے یعنی وہ فرضی جغرافیائی خط جس پر آپ کھڑے ہو کر جتنی دفعہ چاہیں ماضی یا مستقبل میں چلے جائیں۔ ایک قدم پرلی طرف رکھیں تو کل کی تاریخ اور ایک قدم ادھر رکھیں تو آج کی تاریخ آجائے گی۔ گویا یہ وہ ملک ہے جہاں ماضی اور مستقبل کے افق مل رہے ہیں۔ اگرچہ خط تو سمندروں پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ہر جگہ گزر رہا ہے لیکن ایک باقاعدہ آباد ملک فجی ہی ہے جہاں سے وہ خط گزرتا ہے، اس لیے اسے خاص اہمیت حاصل ہے اور اسی نقطۂ نگاہ سے اُسے زمین کا کنارہ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ زمین تو گول ہے اس کا ویسے تو کوئی کنارا نہیں ہو سکتا۔ ہاں جہاں دن رات ملتے ہیں اور جہاں تاریخیں بدلتی ہیں اس پہلو سے ایک کنارہ ضرور آجاتا ہے۔

پس اس نقطۂ نگاہ سے اُسے ہمارے علم کلام میں یہ اہمیت حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

تو ظاہری معنوں میں بھی یہ ایک کنارہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو تبلیغ پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی اور اب میں بھی وہاں اسی نیت سے جا رہا ہوں کہ جماعت کو منظم کروں اور وہ ایک نئی روح اور نئے ولولے کے ساتھ بہت تیزی سے اس ملک میں روحانی لحاظ سے غالب آجائے۔ لہٰذا

بہت کثرت سے دعاؤں کی ضرورت ہے

کیونکہ جیسا کہ میں نے گزشتہ سفر میں تجربہ کیا تھا ہماری ساری طاقت اور ہر کام کی بناء دعا پر ہے۔ جتنی کثرت سے لوگ اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی، گریہ وزاری، محبت اور پیار کی اداؤں سے مانگیں گے اتنا ہی وہ عطا کرتا چلا جائے گا۔ اس کے ہاں کوئی کمی نہیں۔ اس لیے احمدیوں کو ان دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے ہر احمدی جو دعا کرے گا اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ضرور فضل ظاہر فرمائے گا، جتنی زیادہ دعائیں ہوں گی اتنے ہی زیادہ وہ فضل فرمائے گا۔

اس کے علاوہ بھی بعض ملک ہیں جہاں اس سفر کے دوران کچھ عرصہ کے لیے قیام ہوگا۔ مثلاً ایک سنگاپور ہے وہاں انشاء اللہ تعالیٰ قیام کا خیال ہے اور پھر واپسی پر آخری قدم سیلون پر رکھ کر انشاء اللہ تعالیٰ کراچی واپس آنا ہے۔

پروگرام مختصر ہے زیادہ لمبا نہیں تقریباً سوا مہینہ کا پروگرام ہوگا لیکن مصروفیات بہت زیادہ ہیں۔ ایسی جماعتیں مثلاً فجی اور آسٹریلیا والے روز روز یہ توقع نہیں رکھ سکتے کہ خلیفۃ المسیح وہاں ان کے پاس پہنچے اس لیے انکا رجحان اس موقعہ پر ویسا ہی ہوتا ہے جیسے سونے کے انڈے دینے والی بطخ کے متعلق ایک شخص کا رجحان تھا۔ اس نے کہا یہ تو روز ایک انڈا دیتی ہے اب اتفاق سے تابو آئی ہوئی ہے اسے ذبح کر کے سارے انڈے اکٹھے ہی کیوں نہ نکال لوں۔ تو ایسی جماعتیں جہاں بہت دیر سے کوئی پہنچتا ہے طبعاً اور فطرتاً ان میں یہ رجحان ہوتا ہے کہ خوب کام لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے کام سے تو میں بالکل نہیں ڈرتا لیکن جب غیروں میں بکثرت لیکچرز ہوتے ہیں تو وہاں ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے کیونکہ میں اپنی ذات کے طور پر تو ان کے سامنے پیش نہیں ہو رہا ہوتا بلکہ جماعت احمدیہ کے نمائندہ کے طور پر پیش ہو رہا ہوں گا۔

پس اللہ تعالیٰ سے بہت دعا کرنی چاہیئے کہ وہ مجھے اس نمائندگی کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آج ہی مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ بیرونی جماعتوں کی طرف سے

بعض علمی لیکچرز

رکھ دیئے گئے ہیں ان کی تیاری کا تو وقت کوئی نہیں پرسوں یا اترسوں انشاء اللہ تعالیٰ یہاں سے روانگی ہے۔ اس لیے طبعی بات ہے کہ ذہن میں کچھ فکر تو پیدا ہوتی ہے لیکن میرا گزشتہ تجربہ یہ ہے کہ اگرچہ پہلے بھی یہی حال تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے توفیق عطا فرما دی تھی اور جب وہ وقت گزر گئے تو اتنے آسان اور ہلکے پھلکے نظر آئے جیسے کوئی بوجھ ہی نہ تھا۔ یہ بوجھ تو آپ سب نے میرے ساتھ مل کر اٹھانا ہے میں نے اکیلے نہیں اٹھانا کیونکہ میں اپنی ذات کا نمائندہ نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کا نمائندہ ہوں۔

پس بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر پہلو سے اسے بابرکت بنائے اور اس کے ذریعہ اسلام کی عظیم الشان فتوحات کی بنیادیں رکھی جائیں ایسے نئے دروازے کھلیں جن سے بڑی شان کے ساتھ نئی فتح کے علم بلند کرتی ہوئی جماعت احمدیہ نئے میدانوں میں نکل آئے اور نئی نئی قومیں فتح ہوں اور نئے نئے دل مسخر کئے جائیں اور اس حال میں خدا تعالیٰ اس سفر کو ختم کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ سفر ختم ہو رہا ہو اور

اسلام کی عظیم الشان فتوحات

کا آغاز ہو رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:۔

جیسا کہ میں نے اہل ربوہ کو پہلے بھی یہ نصیحت کی تھی کہ انہیں میرے سفر کے دوران نہایت ہی امن اور محبت سے رہنا چاہیئے اور ویسے بھی آپ کا یہ فرض ہے کہ دن بدن اپنے جذبات پر زیادہ قابو پائیں اور آپ نفس امارہ پر سوار ہوں نہ کہ نفس امارہ آپ پر۔ لیکن جب خلیفۃ المسیح مرکز سے باہر ہو تو اسے بالخصوص یہ فکر اور پریشانی ہوتی ہے کہ پیچھے بعض نادان ایسی غلطیاں نہ کریں جن سے تکلیف کی خبر پہنچے اس لئے اگر آپ عام حالات میں غصہ اور اشتعال دباتے ہیں تو وہ بھی بڑا باعث ثواب ہے، لیکن ان دنوں میں اگر آپ اپنے ذاتی جذبات کو جماعتی مفاد پر قربان کر دیں تو آپ کو خاص ثواب ہوگا۔ کوئی زیادتی بھی کرے تو صبر اور حوصلہ سے برداشت کریں خواہ یہ زیادتی اندر سے ہو یا باہر سے خواہ آپ پر افرادِ جماعت کی طرف سے ہو (نعوذ باللہ من ذٰلک) یا بیرونی احباب کی طرف سے۔ ہر صورت میں نہایت ہی اچھا نمونہ صبر اور حوصلہ کا دکھائیں۔ اور خوب دعائیں کریں

بعض لوگ کہتے ہیں کہ انتقام سے ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔

مگر حقیقت میں جو عفو سے ٹھنڈک اور تسکین حاصل ہوتی ہے اُسے انتقام کی ٹھنڈک سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ سچی دائمی اور تسکین بخش ٹھنڈک عفو سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ انتقام کی ٹھنڈک جلی جلی سی ہے، اس میں کوئی لطف نہیں ہوتا جیسے آگ جلا دے تو جلنے کے بعد جو کچھ رہ جائے اسے بھی آپ ٹھنڈک کہہ سکتے ہیں۔ لیکن کسی چیز کو جلانے سے روک دیا جائے تو اس سے جو تسکین بخش ٹھنڈ پہنچے وہی حقیقی تسکین ہے جو عفو سے حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے حتی المقدور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عفو سے لطف اندوز ہوں اور انتقام کی جھوٹی تسکین کا تصور بھی دل سے مٹا ڈالیں۔

دوسرا

انتظامی ڈھانچہ

جو پیچھے ہوگا وہ میں بیان کر دیتا ہوں۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مستقل ناظر اعلیٰ (مستقل ناظر تو کوئی بھی نہیں یعنی ان معنوں میں کہ اس کا ذاتی حق ہو لیکن جو چلے آرہے تھے) وہ آجکل باہر ہیں ان کی عدم موجودگی میں مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ کے مکمل اختیارات کے ساتھ قائمقام ناظر اعلیٰ ہیں۔ بعض اوقات قائمقام کے اختیارات کم ہوتے ہیں لیکن ان کے بعینہٖ وہی اختیارات ہیں جو پورے یعنی FULL-FLEDGED ناظر اعلیٰ کے ہوا کرتے ہیں۔ اور مرزا غلام احمد صاحب امیر مقامی ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ دونوں اپنے اپنے روایتی اختیارات کے دائرہ میں رہیں گے۔ اگر مقامی طور پر کسی قسم کی کوئی مشکل ہو، کوئی مسئلہ ہو تو آپ مرزا غلام احمد صاحب کی طرف رجوع کریں۔ علاوہ ازیں مشاورتی کمیٹیاں بھی بنا دی گئی ہیں۔ دونوں ان سے وقتاً فوقتاً استفادہ کرتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ تو یہ وہ انتظامیہ تھی جس کا انتظام کیا جانا بھی ضروری تھا۔

مسجد مبارک میں نمازوں کے لئے مکرم صوفی غلام محمد صاحب۔ پھر مولوی دوست محمد صاحب اور پھر حافظ مظفر احمد صاحب بالترتیب امام الصلوٰۃ ہوں گے۔ خطبہ جمعہ سے متعلق امیر مقامی کو یہ اختیار ہے کہ خواہ وہ مقررہ امام الصلوٰۃ میں سے یا ان کے علاوہ کسی اور کو مقرر کرے یا خود خطبہ دے۔ خطبہ دینا دراصل امیر کا حق ہے اس لئے وہ یہ حق خود استعمال کریں یا کسی کو تفویض کریں یہ ان کی صوابدید پر ہے۔

(113)

درخواست ہائے دعا

● خاکسار کے والد محترم سراج الدین صاحب کا پراسٹیٹ گلینڈز کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کامیابی سے ہوگیا ہے۔ الحمد للہ! ان کی جلد کامل صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

(مبارک احمد خالد۔ منیر خالد و تشحیذ ربوہ)

● میری والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ حاجی عبدالسمیع صاحب عرصہ دراز سے پتہ میں پتھری ہونے کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں احباب جماعت سے نہایت دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

عبدالصبور ناصر مکان ۱۶/۲۵

(دارالرحمت شرقی ب ربوہ)

● بڑے بھائی عزیز محمد خان صاحب سابق امیر ضلع بہاولپور شدید بیمار ہیں لاہور گارڈن ہسپتال میں داخل ہیں۔ صورت حال تشویشناک ہے آکسیجن لگائی گئی ہے۔ احباب جماعت انکی صحت کیلئے خاص طور پر دعا کریں

(فتح محمد خان دارالنصر غربی ربوہ)

● مکرم و محترم عزیز محمد خان صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ بہاولپور لاہور میں سخت بیمار ہیں اور گلبرگ ہسپتال میں داخل ہیں۔ درخواست دعا ہے

افتخار علی قریشی

(وکیل المال (ثالث) تحریک جدید ربوہ)

● میرا بھانجا عزیزم فراز احمد نور ابن شیخ نعیم الدین سرگودھا بہت بیمار ہیں ڈاکٹروں نے بچے کو بلڈ کینسر بتایا ہے۔ بچے کی عمر سوا دو سال ہے۔ خاندان حضرت اقدسؑ اور جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے

(امۃ القیوم فریبہ بنت بشیر احمد سیال

دارالرحمت غربی ربوہ)

تبرکات از کشتی نوح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "کشتی نوح" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے سنت ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیاں جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے دکھلائیں مثلاً قرآن شریف میں بظاہر نظر پنجگانہ نمازوں کی رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر۔ لیکن سنت نے سب کچھ کھول دیا ہے یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے۔ کیونکہ حدیث تو سو ڈیڑھ سو برس کے بعد جمع کی گئی۔ مگر سنت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا۔ مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد سب سے بڑا احسان سنت کا ہے۔" (ص ۸۱-۸۲)

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

کامیاب ناصح

اگر آپ نے کامیاب ناصح بننا ہے اور وہ مذکر بننا ہے جس کے مقدر میں خدا تعالیٰ نے لازماً فتح رکھ دی ہے۔ اور یقیناً وہ کامیاب ہوگا تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرنی پڑے گی کیونکہ آپ دنیا کے سب سے بڑے مذکر تھے اس لیے ہمیں ایک ایک قدم سوچ سوچ کر رکھنا پڑے گا۔ اگر ہمارا ایک قدم بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرز نصیحت سے باہر نہ جائے تو پھر دیکھیں کہ خدا کے فضل سے وہ امیدیں جو آپ سے وابستہ ہیں اور وہ توقعات جو خدا تعالیٰ نے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے تابع قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں کس طرح آپ کی شان میں پوری ہوتی ہیں۔ (خطبہ جمعہ الفضل ۴ جولائی ۱۹۸۳ء)

(قیادت اصلاح وارشاد انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

وعدہ جات تحریک جدید کی بروقت وصولی کیلئے نمایاں مساعی

جبکہ تحریک جدید کا سال ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے جماعت ہائے احمدیہ بیرون پاکستان اس کوشش میں ہیں کہ جس طرح انہوں نے پہلے سے بڑھ چڑھ کر وعدہ جات کے حصول کے لئے انتہائی جدوجہد کی ہے سال کے اختتام سے قبل وصولی بھی سو فی صد ہو جائے۔

چنانچہ اپنی مساعی کو تیز تر کرتے ہوئے وقت کے اندر اندر پوری وصولی کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہیں۔ جماعت نائیجیریا کے وعدہ جات کی رقم 14259/ نیرا ہے جس کے مقابل پر جولائی تک وصولی 5711/ نیرا کر لی گئی ہے۔ مکرم امیر صاحب نے امید ظاہر کی ہے کہ انشاء اللہ نہ صرف وعدہ جات کی رقم وصول ہو جائے گی۔ بلکہ وعدوں سے زیادہ وصولی ہوگی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت نائیجیریا کے اموال و نفوس اور اخلاص میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین!

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۱ تا ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔ جملہ قائدین علاقہ، اضلاع و مقامی کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مجالس کی نمائندگی کو سو فیصد بنانے کے لئے بھرپور کوشش فرمائیں۔ پاکستان کی کوئی ایسی مجلس نہیں رہنی چاہیئے جہاں سے کسی فرد نے اجتماع میں شرکت نہ کی ہو۔

(قائمقام معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرون ممالک سے گھر بیٹھے اعلیٰ تعلیم

آج کل مختلف ممالک میں گھر بیٹھے دنیا کے دور دراز خطوں میں خط و کتابت، ہوم کلاس، کیسٹ وی سی آر، ٹیلی فون وغیرہ کے ذریعہ اعلیٰ تعلیم دی جا رہی ہے۔ ہر ادارے کا طرز تعلیم مختلف ہے۔ مثلاً بعض میں ابتدائی حاضری ضروری ہے، بعض میں امتحان کے وقت، بعض میں دونوں وقت ضروری نہیں۔ اپنے ملک میں ہی مخصوص اتھارٹی کو امتحان دیا جاتا ہے۔ یہ تفصیل ادارہ خود داخلہ فارم کے ساتھ بھجواتا ہے۔

مضامین حسب ذیل ہو سکتے ہیں:۔

ایجوکیشن، لائبریری سائنس، مینجمنٹ، بزنس، انجینئرنگ، تاریخ، اکنامکس، قانون، ایگریکلچر، ہیومینٹیز، کریئیٹو آرٹس۔ ریاضی۔ جرنلزم، اکاؤنٹنگ، اسٹیٹکس، ہیلتھ ایڈمنسٹریشن، پیرا میڈیکل، کمپیوٹر، ہوٹل مینجمنٹ، الیکٹرونکس، نفسیات۔

ان کے درجے یہ ہو سکتے ہیں:۔

ڈگری، ڈپلومہ، بیچلر، بی۔ اے۔ بی ایڈ، بی ایس سی۔ ایم۔ ایس سی۔ ایم اے، پی ایچ۔ ڈی۔

درج ذیل پتہ پر مع جوابی لفافہ خط لکھ کر معلومات فرما سکتے ہیں۔ معین طور پر اپنی دلچسپی کے مضمون اور اس کے معیار کی بابت لکھئے تاکہ اس کے بارے میں پتہ بھجوایا جا سکے۔

پتہ: پوسٹ بکس ۱۳۶۷۴ کراچی ۳۸

جلسہ سالانہ کے موقع پر ترجمانوں کی ضرورت

جلسہ سالانہ ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کے موقع پر انگریزی اور انڈونیشین زبان میں ترجمان حضرات کی ضرورت ہے۔

ایسے دوست جو اردو تقریر کے ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ کر سکتے ہوں وہ نظارت اصلاح و ارشاد کو اطلاع فرما دیں کہ انہیں اس کام کا کتنا تجربہ ہے۔ ترجمہ کرنے والے احباب کو نظارت ہذا کی طرف سے بعض ضروری امور تحریراً ارسال کئے جائیں گے جن کی روشنی میں ترجمانی کا فریضہ بجا لانے کے لئے تیاری کرنی ہوگی۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

سالانہ رپورٹ لجنات اماء اللہ

ہر لجنہ اپنی سالانہ رپورٹ یکم اکتوبر تک بھجوا دے۔ رپورٹ مختصر اور لائحہ عمل کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اصلاح و ارشاد کی رپورٹ علیحدہ صفحات پر لکھ کر بھجوائیں۔ ہر لجنہ رپورٹ کی دو دو کاپیاں صدر لجنہ مقامی کے دستخطوں سے بھجوائے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

زکوٰۃ فلاح و کامیابی کی کلید ہے

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔

"قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۝" (سورۃ مومنون ع ۱)

(ترجمہ)۔ (کامل) مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے وہ (مومن) جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں اور زکوٰۃ باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ ایسے مومن دنیا اور آخرت میں ہر لحاظ سے کامیاب رہیں گے۔

صاحب نصاب احباب و خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور خدائی انعاموں کے وارث بنیں۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

عناوین مقابلہ مضمون نویسی سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۸۳ء

۱۔ سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ۔ ۲۔ ذکر الٰہی۔
۳۔ حضرت مصلح موعود رضؓ کے کارنامے۔ ۴۔ ہمارا اجتماع۔
۵۔ سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحؒ

(منتظم علمی مقابلہ جات سالانہ اجتماع اطفال)

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات
ہر قسم کنٹرول ریٹ پر
کاسمیٹک و دیگر اشیاء بارعایت
Ph:- 52322
La Medicine
2/6 I&T Centre, G-9/4
ISLAMABAD

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی:۔ حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
فون نمبر ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶
رہائش ۴۱۸۶۴۵
۱۱۱۔ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور ۔ ۱۰۔ اشادمان کالونی لاہور
۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹر:۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
ہیڈ آفس:۔ گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور (گورنمنٹ کنٹریکٹر)
فیکٹری
گلوب انجینئرنگ کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروز والا لاہور پر تشریف لائیں
فون دفتر:۔ ۶۸۱۲۶ گھر:۔ ۶۲۹۳۰ فیکٹری:۔ ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

قائدین کرام! نمائندگان شوریٰ کے اسماء دفتر کو جلد بھجوائیں! معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: عید الاضحیہ

کے نتیجہ میں اس کی یاد کے طور پر منائی جاتی ہے اور ظاہراً اس موقع پر ایک مسلمان یہ عہد کرتا ہے کہ وہ اپنا سب کچھ اللہ کے لئے قربان کرنے پر آمادہ ہے۔

محترم حافظ صاحب نے اس فلسفہ کی وضاحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ خطبہ الہامیہ کے ایک پر معارف اقتباس سے کی۔ یہ اقتباس پڑھنے کے بعد انہوں نے کہا کہ جانوروں کو ذبح کرنا تصویری زبان میں ایک مؤثر تعلیم ہے کیونکہ نفسیاتی طور پر جانوروں کو ذبح کرنے اور ان کا خون بہانے کا انسانی طبیعت پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ اور اگر ان قربانیوں کے ساتھ دلی نیت اور اخلاص و ارادہ بھی شامل ہو جائے تو یہ قربانیاں انقلاب انگیز اثرات پیدا کر سکتی ہیں۔ جانوروں کی قربانیاں ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ ادنیٰ اعلیٰ کے لئے قربان ہو جاتا ہے اس لئے ہم قربانی کرتے وقت جو اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے ہیں یہ گویا اس بات کا اعلان ہوتا ہے کہ جس طرح یہ ادنیٰ جانور اپنے سے اعلیٰ انسان کے لئے قربان ہو گیا ہے اسی طرح میں بھی اپنے رب کے لئے قربان ہونے کے لئے ہر وقت تیار رہوں گا۔

اس ضمن میں محترم حافظ صاحب نے نفس کی قربانی۔ جان کی قربانی اور وقف زندگی کی قربانی کی طرف احباب کو متوجہ کیا اور سیدنا حضرت مصلح موعود کے ایک بصیرت افروز ارشاد کے ذریعے احباب کو تلقین کی کہ وہ اللہ کے راستے میں اپنے بچوں کو وقف زندگی کے ذریعہ قربان کریں۔

آخر میں انہوں نے حضرت مصلح موعود کا ایک تاریخی کشف پیش کر کے بتایا کہ خلافت رابعہ کا یہ دور اسماعیلی دور ہے اس لئے اس میں ہمیں پیش از پیش قربانیاں کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ عید الفطر کا پیغام احباب کو یاد دلایا کہ وہ اپنی قربانیوں میں غرباء کو بھی شریک کریں اور یہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی یاد دلائی کہ نبی کریم ایک راستہ سے آتے تھے اور دوسرے راستے سے گھر واپس جاتے تھے۔ اور آتے جاتے تکبیرات پڑھتے تھے۔

"جو خدا کے لیے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴۴)

سامان سپورٹس کلیئرنس سیل

کچھ کھیلوں کا سامان ہے قیمت خرید سے بھی نہایت کم (نصف) قیمت پر خریدیں۔

ایئر روم کولر قیمت خرید سے بھی کم پر حاصل کریں

گفٹ سنٹر

اقصیٰ چوک، مسجد اقصیٰ، ربوہ

وائٹ ویز رحمت بازار ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مختصر علاج کیلئے ہماری شہرۂ آفاق اسم بامسمیٰ دوائیں

• بندش -/۲۰ روپے

• زندگی -/۲۰ "

اب تھوک کے حساب سے بھی دستیاب ہیں۔

طارق دواخانہ حکیم غوث محمد رجسٹرڈ

کیلئے ضلع شیخوپورہ

احمد موٹرز فون نمبر ۴۰۴۴۵

آٹو موبائیل انجینئرز فون نمبر ۴۵۱۴۳

• جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام۔

• گاڑیوں کی اطمینان بخش

• اوورہالنگ • ڈینٹنگ

• پینٹنگ الیکٹرک • ویل بیلنسنگ

• ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں

عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

مرکز سلسلہ میں رہائش کے خواہشمند

احباب کیلئے سنہری موقع

ہمارے پاس انتہائی باموقعہ پلاٹس اور مکانات موجود ہیں۔ مرکز سلسلہ میں رہائش کی نیت سے مکانات و پلاٹس خریدنے کے لئے ہم سے فوری رابطہ قائم کریں گزشتہ سال کی نسبت مکانات و پلاٹس ارزاں قیمت پر دستیاب ہیں:

مومن کلاتھ و مومن اسٹیٹس

(پراپرٹی ڈیلر) گول بازار ربوہ: فون ۵۱۷

آنکھوں کی خوبصورتی اور حفاظت کیلئے

طفیل کاجل قیمت ۲/۵۰ روپے

سرمہ شفا نور قیمت ۲/۵۰ روپے

آنکھوں میں ٹھنڈک و سکون پیدا کرتا۔ مگر سے دھند پھولا، ناخونہ، سرخی اندھرا تا میں ایک دو سلائی لگائیں دکھتی آنکھوں پر چھڑکاؤ کر قدرے چھڑکیں۔

اکسیر دماغ و نظر قیمت ۲۰/- روپے

نظر کیلئے بیحد مفید۔ اس کے استعمال سے عینک اتر جاتی ہے۔ نظر کو تیز کرتا، معدہ و جگر دل و دماغ کو قوت دیتا۔ دائمی نزلہ کمی حافظہ طالبعلموں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔ حال کوٹ کلاتھ

حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی جوہی کوبازار ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بہترین رہائشی منصوبہ ٹاؤن کمیٹی سے منظور شدہ

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ

: میں :

میٹھے پانی کی سہولت پہنچا دی گئی۔ پختہ سڑکیں۔ پلیاں۔ مین نالیاں پہلے ہی مکمل ہو چکی ہیں۔ ٹیلیفون و بجلی کی سہولت جلد مہیا ہو رہی ہے۔ سوئی گیس جون ۱۹۸۴ء تک بفضل تعالیٰ پہنچا دی جائے گی۔ شکور پارک میں رہائشی مکانات تعمیر ہو رہے ہیں۔ اچھی رہائش پرسکون ماحول نزد مسجد اقصیٰ و محلہ دارالرحمت شرقی ب کی چالیس فٹ سڑک پر واقع چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔ اب اس بہترین رہائشی منصوبہ سے فائدہ اٹھائیں۔

نوٹ: الباسط کالونی میں جن احباب نے خاکسار سے پلاٹ خرید کئے ہوئے ہیں وہ اپنا اپنا نشان ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء تک لے لیں: (فون: ۷۱۶)

پروپرائٹر: حاجی عبد السمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل دارالرحمت شرقی ب ربوہ

ھو الناصر

اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے

الکریم جیولرز

ایئر کنڈیشنڈ

فون: ۶۸۵۵۱۱

بازار فیصل

کریم آباد (چورنگی) کراچی

پروپرائٹر: میاں عبد اللطیف شاہ کوئٹہ اینڈ سنز

آپ کو معلوم ہو کہ ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز

کا نام اب

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبد الحمید جان بن و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸

۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ چرچ دیرینہ ضلع سیالکوٹ